پاکیزہ اسلامی دورِ تہذیب کا آغاز

کیا انسانیت کی معراج بس یہی ہے جہاں اس تہذیبِ الحاد نے لاکر ہم کو کھڑا کر دیا ہے؟ اور کیا واقعی ہم بس اس بات پر مجبور ہیں کہ اسی تہذیب کی پیش کردہ تین تحریکوں [جمہوریت، سوشلزم، اور فاشزم] میں سے کسی ایک کو انتخاب کر کے لازماً اس کا دامن تھام لیں؟ اور کوئی نیا راستہ ہمارے لیے باقی نہیں ہے کہ ہم ان راستوں سے منہ موڑ کر اس طرف چل کھڑے ہوں؟......

ہم اس سوال کا جواب نفی میں دیتے ہیں۔ ہم اس تہذیب کے پیدا کردہ حالات کو انسانیت کی معراج نہیں سمجھتے۔ ہم اس کی پیش کردہ تحریکوں کو حرفِ آخر نہیں مانتے۔ ہم اپنے آپ کو اس پر مجبور نہیں پاتے کہ بے چون و چرا ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرلیں۔ ہم تہذیبِ الحاد کی کسی ایک تحریک کو اختیار کرنے اور کسی دوسری تحریک کو ردّ کرنے کے بجائے اس پورے دورِ تہذیب کو ردّ کرتے ہیں۔ ہم ان تحریکوں کو ایک ہی خاندان قرار دیتے ہیں___ اور ایسا خاندان کہ جس کے متعلّق کہا جاسکتا ہے کہ ''ایں خانہ تمام آفتاب است!'' ___ ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو یہ سمجھے ہیں کہ انسان اپنی ارتقا کی آخری منزل پر آچکا ہے اور تاریخ اس منزل پر آ کھڑی ہوئی ہے جس سے آگے کوئی منزل نہیں۔ اور ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو الحاد کی کسی ایک تحریک کا جھنڈا اُٹھا کر اس کی کسی دوسری تحریک کے خلاف لڑ کر سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی بڑا جہاد لڑ رہے ہیں۔ ہم ان کے برخلاف یہ سمجھتے ہیں کہ تہذیبِ الحاد انسان کو بدترین پستی کے مقام پر لے آئی ہے اور ہمارا منصب یہ ہے کہ ہم اس پوری تہذیب، اس کی ساری اولاد اور اس کی ساری تحریکوں کے خلاف اعلانِ جنگ کریں۔ ہم اس پورے مجموعۂ تہذیب کو ردّ کر کے اس کے خلاف نئے اصولوں پر ایک نئی تہذیب اور اس دور کے خلاف ایک نئے دور کا جھنڈا اُٹھا رہے ہیں...... ہم اس لمحے پر کھڑے ہو کر آج تہذیبِ الحاد کے مقابلے میں تحریکِ اسلامی کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں، اور یہ حقیر سی ابتدا اپنے سامنے ایک شان دار انتہا رکھتی ہے۔ ('اسلامی تحریک دوسری تحریکوں کے مقابل میں'، نعیم صدیقی، ترجمان القرآن، جلد ۳۷، عدد ۵، جمادی الاول ۱۳۷۱ھ، فروری ۱۹۵۲ء، ص ۳۳-۳۴)